واقع ہوتے ہیں وہ اُن تغیرات سے اشبہ ہیں جو نباتات اور حیوانات کے جرم میں اجزاء غذا کے داخل ہونے کے بعد واقع ہوا کرتے ہیں۔

مسئلے کے اس پہلو کو ذہن نشین کر لینے کے بعد پہلے ماہرین فن سے یہ پوچھنا ضروری ہے کہ آیا صابن میں مجرد ترکیب واقع ہوتی ہے یا کیمیاوی ترکیب، یعنی آیا اس کے اجزاء کا اختلاط محض آمیزش کی نوعیت رکھتا ہے جس میں ایک ایک جز اپنی اصل باقی رکھتا ہو، یا یہ سب مل کر ایک کیمیاوی عمل کی بدولت اپنی ابتدائی ماہیت کھو دیتے ہیں اور ایک نئی چیز پیدا کرتے ہیں؟

اس کے بعد علماء کو فیصلہ کرنا چاہیے کہ جو ترکیبات مؤخر الذکر نوعیت کی ہوں ان میں حرام اجزاء کی شمولیت کا کیا حکم ہے؟

اس تحقیق کی ضرورت خاص طور پر اس وجہ سے بہت شدید ہوگئی ہے کہ ہمارا ملک زیادہ تر خام اشیا پیدا کر کے بیچ دیتا ہے اور ہم ان کے بدلے میں ایسے ملکوں سے اپنی ضروریات کی بے شمار مصنوعات خرید رہے ہیں جہاں کے لوگ حرام و حلال کی تمیز سے قطعاً ناآشنا ہیں۔ اب یہ بات وقتاً فوقتاً ہمارے علم میں آتی رہتی ہے کہ فلاں چیز جو باہر سے درآمد ہوتی ہے اس میں فلاں حرام شے استعمال کی جاتی ہے، اور اس طرح کی خبریں سُن سُن کر آئے دن ہماری زندگی تلخ ہوتی رہتی ہے کہ کہیں ہم گناہ میں تو مبتلا نہیں ہو رہے ہیں۔ اس کا علاج اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ پہلے اصولی طور پر مختلف اقسام کے مرکبات کی شرعی حیثیت مشخص کی جائے اور پھر ہر ایک کا حکم واضح طور پر بتا دیا جائے۔

میں اس معاملہ میں خود مذبذب ہوں اور قطعی رائے پر نہیں پہنچ سکا ہوں۔ البتہ اس پریشانی میں سب کے ساتھ شریک ہوں کہ وقتاً فوقتاً کسی نہ کسی چیز کے متعلق یہ اطلاع کانوں میں پڑ جاتی ہے کہ اس میں کوئی حرام چیز شامل ہے۔ اب آپ نے صابن کے متعلق خبر سُنا کر ایک اور شک کا اضافہ کر دیا۔

قتلِ مرتد کے مسئلے پر ایک اعتراض

سوال: (۱) اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ...... الخ (سورۂ نساء) کی

تشریح کے سلسلے میں ایک میرزائی دوست نے یہ اعتراض اٹھایا ہے کہ سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے "قتل مرتد" میں یہ تحریر کیا ہے کہ جو ایک دفعہ اسلام لا کر اس سے پھر جائے، اسلام نے اس کے قتل کا حکم دیا ہے۔ لیکن قرآن میں دوسری دفعہ ایمان لانا مندرجہ بالا آیت سے ثابت ہے۔ براہِ کرم یہ اشکال رفع فرمائیں۔

(۲) اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ ۔۔۔۔ الخ (سورۂ نور) کا مفہوم کیا ہے؟

(۳) فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ ۔۔۔۔۔۔ الخ (سورۂ انعام) کی تشریح بھی مطلوب ہے۔

جواب:

آیت اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا سے قتلِ مرتد کے مسئلے پر آپ کے قادیانی دوست نے جو اعتراض کیا ہے، وہ ان کی کم فہمی کا نتیجہ ہے۔ انہیں معلوم نہیں کہ قتلِ مرتد کا حکم تو اسی جگہ نافذ ہو سکتا ہے جہاں اسلامی حکومت موجود ہو، مگر مسلمان ان مقامات پر بھی پایا جا سکتا ہے جہاں نہ اسلام کی حکومت ہو، نہ ارتداد کی سزا دینی ممکن ہو۔ اس لئے آیت مذکورہ سے یہ استدلال نہیں کیا جا سکتا کہ قرآن کی رو سے تمام حالتوں میں کفر بعد الاسلام کے بار بار ارتکاب کا امکان ثابت ہوتا ہے جو قانون قتل مرتد نافذ ہونے کی صورت میں ناقابلِ تصور ہے۔ پھر آپ کے ان قادیانی دوست کو یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ اسلامی قانون صدورِ ارتداد کے بعد فوراً ہی مرتد کو قتل کر دینے کا حکم نہیں دیتا، بلکہ اس کو اپنی غلطی محسوس کرنے اور توبہ کرنے کا موقع بھی دیتا ہے اور اگر وہ توبہ کر لے تو اسے معاف کر دیتا ہے۔ علاوہ بریں انہوں نے اس بات پر بھی غور نہیں کیا کہ یہ آیت ارتداد کی اُخروی سزا بیان کر رہی ہے۔ اور کسی جرم کا اخروی نتیجہ بیان کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس کے لئے کوئی دنیوی سزا نہ ہونی چاہیے۔ جن گناہوں کی سزا قرآن میں بیان کی گئی ہے، ان میں سے متعدد ایسے ہیں جن کی دنیوی سزا کے علاوہ اخروی سزا کا بھی ذکر کیا گیا ہے، مثلاً مسلمان کو عمداً قتل کرنا۔ اس لئے کہ بکثرت حالات ایسے ہو سکتے ہیں اور رونما ہوتے رہتے ہیں جن میں ایک شخص ارتکابِ جرم کرتا ہے اور دنیوی سزا سے بچا رہتا ہے۔ اسی